ساؤل کے بُرے رویے کا حل (حصہ ۱۵)

مصنف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز   مترجم: ڈاکٹر فیاض انور

داؤد نے ساؤل کے ظاہری اقرار پر اعتبار نہ کیا جس میں اُس نے کہا کہ تو مجھ سے زیادہ صادق ہے (ا۔سموئیل ۲۴: ۱۷)۔ اِس لیے وہ بیت لحم کو اپنے گھر میں واپس نہ گیا بلکہ اسرائیل کی جنوبی سرحد پر زیف کے بیابان کو روانہ ہوا (ا۔سموئیل ۲۳: ۲۴)۔ تاہم داؤد کے لیے چھ سو آدمیوں کو چھپانا مشکل تھا چاہے وہ کہیں بھی جاتا۔ جب داؤد زیف کے بیابان میں گیا تو اُسے وہاں تھوڑی مدت ہی ہوئی تھی کہ زیف کے لوگوں نے اُس کے بارے میں ساؤل کو خبر دے دی۔

ساؤل دوبارہ داؤد کا پیچھا کرتا ہے

ہم ا۔سموئیل ۲۶: ۱، ۲ میں پڑھتے ہیں،

''اور زیفی جبعہ میں ساؤل کے پاس جا کر کہنے لگے کیا داؤد حکیلہ کے پہاڑ میں جو دشت کے سامنے ہے چھپا ہوا نہیں؟ تب ساؤل اُٹھا اور تین ہزار چنے ہوئے اسرائیلی جوان اپنے ساتھ لے کر دشت زیف کو گیا تا کہ اُس دشت میں داؤد کو تلاش کرے۔''

ساؤل نے داؤد کو پکڑنے کے لیے تین ہزار سپاہیوں کو بھیجا۔ تین ہزار کا عدد اکثر پنتکست کے ساتھ مماثلت رکھتا ہے۔ کوہِ سینا کے دامن میں جب لوگوں نے سونے کے بچھڑے کی پرستش کی تو تین ہزار لوگ مارے گئے اور بیابانی کلیسیا سے خارج کر دیئے گئے (خروج ۳۲: ۲۸)۔ اور جب اعمال ۲ باب میں پنتکست کی تکمیل ہوئی تو تین ہزار لوگوں کو کلیسیا میں شامل کیا گیا (اعمال ۲: ۴۱)۔

خمسینی (Pentecostal) بادشاہ ساؤل نے داؤد کو پکڑنے کے لیے تین ہزار سپاہیوں کو بھیجا۔ یوں یہ نظیر قائم ہوئی کہ کلیسیا اکثر اِس بات کو ماننے کے باوجود کہ غالب آنے اُن سے زیادہ راست باز ہیں پھر بھی اُن کو ستاتی ہے۔ ہم ا۔سموئیل ۲۶: ۳-۵ میں پڑھتے ہیں،

۔۔۔اور اُس نے دیکھا کہ ساؤل اُس کے پیچھے دشت میں آیا ہے۔ پس داؤد نے جاسوس بھیج کر معلوم کر لیا کہ ساؤل فی الحقیقت آیا ہے۔ تب داؤد اُٹھ کر ساؤل کی خیمہ

گاہ میں آیا اور وہ جگہ دیکھی جہاں ساؤل اور نیر کا بیٹا ابنیر بھی جو اُس کے لشکر کا سردار تھا
آرام کر رہے تھے اور ساؤل گاڑیوں کی جگہ کے بیچ سوتا تھا اور لوگ اُس کے گرداگرد
ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔''

داؤد دوبارہ ساؤل کی جان بخشی کرتا ہے

اُسی رات داؤد اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ساؤل کے لشکر میں آیا، اور جب وہ سب لوگ سو رہے تھے تو اُنھوں نے ساؤل کا بھالا اور اُس کی پانی صراحی اُٹھا لی۔ ابیشے نے ساؤل کو قتل کرنا چاہا، لیکن داؤد نے پھر انکار کر دیا۔ چناں چہ وہ خاموشی سے لشکر سے نکل گئے اور کچھ فاصلہ پر جا کر ساؤل کے سردار ابنیر کو آواز دی اور اُسے ملامت کی کہ اُس نے بادشاہ کی نگہبانی میں کوتاہی برتی ہے۔ داؤد نے ابنیر کو یاد دلایا کہ نگہبانی کرتے ہوئے سو جانے کی سزا موت ہے۔

''تب ساؤل نے داؤد کی آواز پہچانی اور کہا اے میرے بیٹے داؤد کیا یہ تیری آواز ہے؟
داؤد نے کہا اے میرے مالک بادشاہ! یہ میری ہی آواز ہے۔ اور اُس نے کہا میرا مالک
کیوں اپنے خادم کے پیچھے پڑا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے اور مجھ میں کیا بدی ہے؟

ساؤل کا جواب ۱۔سموئیل ۲۶:۲۱ میں مندرج ہے،

''تب ساؤل نے کہا کہ میں نے خطا کی۔ اے میرے بیٹے داؤد لوٹ آ کیوں کہ میں
پھر تجھے نقصان نہیں پہنچاؤں گا اِس لیے میری جان آج کے دِن تیری نگاہ میں قیمتی
ٹھہری۔ دیکھ میں نے حماقت کی اور نہایت بڑی بھول مجھ سے ہوئی۔''

ساؤل پچیسویں آیت میں اپنی بات کو جاری رکھتا ہے،

''تب ساؤل نے داؤد سے کہا اے میرے بیٹے داؤد تو مبارک ہو! تو بڑے بڑے کام
کرے گا اور ضرور فتح مند ہو گا۔ سو داؤد اپنی راہ چلا گیا اور ساؤل اپنے مکان کو لوٹا۔''

یہ وہی باتیں ہیں جو ساؤل نے اُس وقت کہیں تھی جب داؤد نے پہلی بار اُس کی جان بخشی کی تھی۔ ۱۔سموئیل ۲۴:۲۰ میں ساؤل نے اِس بات کا اقرار کیا،

''اور اب دیکھ میں خوب جانتا ہوں کہ تو یقیناً بادشاہ ہو گا اور اسرائیل کی سلطنت تیرے

ہاتھ میں پڑ کر قائم ہو گی۔‘‘

یقیناً یہ بات سچ تھی لیکن یہ الٰہی مکاشفہ نہ تھا۔ میں نے کئی سال پہلے یہ بات سیکھی کہ جس شخص کو کسی بات پر قائل کیا جا سکتا ہے اُسے اُسی قدر آسانی سے اُس بات سے برگشتہ بھی کیا جا سکتا ہے، کیوں کہ یہ محض اُس کی رائے نفسی ہوتی ہے۔ الٰہی مکاشفہ رُوح القدس کی وساطت سے کسی کی انسانی رُوح میں آتا ہے اور یہ لوگوں کو ہمیشہ کے لیے تبدیل کر دیتا ہے۔ ساؤل کی توبہ مستقل نہ تھی، اِسی سبب سے وہ خُدا کی آواز کو سن نہ سکا۔ میری دانست میں بہت سے ایمان داروں کو رائے اور مکاشفہ میں فرق سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پھر اُس نے داؤد سے درخواست کی جب وہ بادشاہ بنے تو وہ اُس کے خاندان کو نیست و نابود نہ کرے۔ یقیناً داؤد ہرگز ساؤل کے خاندان کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ غالب آنے والے کبھی بھی کلیسیا کو تباہ کرنے کی سازش نہیں کرتے۔ غالب آنے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کلیسیا کو حقیقی توبہ کی طرف مائل کریں، تاکہ وہ دورِ خیام میں بادشاہی کے شہری بن سکیں۔

دورِ خمسین کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ زیادہ تر ایمان دار یہ پسند نہیں کرتے کہ وہ براہ راست خُدا کی آواز کو سنیں۔ الٰہی مکاشفے کے بغیر وہ صرف اپنے راہنماؤں کی آواز سنتے ہیں کہ خُدا نے اُن سے کیا کہہ رہا ہے۔ تاہم ’’ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے‘‘ (رومیوں ۱۰: ۱۷)۔

خُدا دُوسروں کے وسیلے بھی بات کرتا ہے لیکن لوگوں کو محض خون اور گوشت کی بات نہیں سننی چاہیے۔ اُنھیں اِس بات کو پہچاننے کے قابل ہونا چاہیے کہ خُدا آدمیوں کے ذریعے کلام کرتا ہے۔ چاہے ہم شخصی مکاشفہ کے ذریعے یا دُوسرے کے وسیلے خُدا کی آواز کو سنیں ہمیں لازمی اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ہم خون اور گوشت پر انحصار نہ کریں کیوں کہ الٰہی مکاشفے کے اصل ماخذ نہیں ہو سکتے۔